

153801- ایک لڑکی اسلام قبول کرنا چاہتی ہے لیکن وہ اپنے اہل خانہ سے خوف زدہ ہے۔

سوال

ایک لڑکی غیر سماوی دین پر ہے، وہ اسلام سے مکمل طور پر مطمئن ہو چکی ہے؛ لیکن اسے اپنے والد سے بہت ڈر لگتا ہے؛ کیونکہ اس کا والد اس کے مسلمان بھائی کو خوب زد و کوب کرتا ہے، اور اگر وہ اسلام قبول کر بھی لے تو اپنا اسلام مخفی رکھنے پر مجبور ہوگی اور حجاب بھی نہیں لے سکے گی؛ کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو لوگوں کی طرف سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، نیز اسلام قبول کرنے پر وہ اپنے علاقے کے کسی بھی شخص سے شادی بھی نہیں کر سکے گی کیونکہ آس پاس کے سب لوگ غیر مسلم ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے علاقے سے باہر کسی کے ساتھ بھی شادی کرنے کی قطعی اجازت نہیں دیتے۔

تو اس معاملے میں آپ کی جانب سے کیا نصیحت ہے؟

پسندیدہ جواب

اس لڑکی کو جلد از جلد اسلام قبول کرنے کی تلقین کرنی چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کسی بھی دین کو قبول نہیں فرمائے گا، کوئی انسان نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ اگلے لمحے میں کیا ہونے والا ہے، اور کفر کی حالت میں موت آنا انسان کیلئے دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے، بلکہ زندگی کا ایک لمحہ بھی کفر پر انسان رہے تو یہ سنگین قسم کا نقصان، رحمت سے دوری اور محرومی ہے، ہم اس لڑکی کو دین اسلام مکمل سمجھنے پر مبارکباد دیتے ہیں، اب انہیں چاہیے کہ جلد از جلد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے، درمیان میں آنے والی رکاوٹوں اور بدگمانیوں کی جانب توجہ نہ کرے۔

کیونکہ یہ دین استطاعت اور طاقت سے بڑھ کر اپنے ماننے والوں کو حکم نہیں دیتا، فرمان باری تعالیٰ ہے :

(لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا۔ [البقرة: 286]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے :

(وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے تم پر دینی امور میں حرج نہیں رکھا۔ [الحج: 78]

ایک اور جگہ پر فرمایا :

(يُرِيدُ اللَّهُ يَخْفِضَ لَكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُعْزِلَكُمْ مِنَ الْعُسْرِ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں آسانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ تمہارے بارے میں سختی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ [البقرة: 185]

اس لئے اگر وہ لڑکی اسلام قبول کر لے اور اسے اپنے گھر والوں کی طرف سے اذیت رسانی کا خدشہ ہو تو اپنا دین اسلام چھپا کر رکھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے راستہ بنا دے، اور ایسی صورت میں اس کیلئے حجاب نہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح وہ تمام امور چھوڑنا بھی جائز ہیں جنہیں ادا کرنا ممکن نہیں ہے، تاہم نمازیں چھپ کر پڑھے، اور کسی بھی حالت میں نماز مت چھوڑے، اگر خفیہ طور پر روزے رکھ سکتی ہو تو روزے رکھے، اور اگر اس کا راز افشاں ہونے کا خدشہ ہو تو روزہ توڑ دے، اور سال کے اندر اندر اس روزے کی قضا دے۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جلد ہی راستہ بنا دے گا اور اس کی مشکل آسان فرما دے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور نہ ہی اپنے دوستوں کو تنہا چھوڑتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

(أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ)

ترجمہ: کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ اور یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ [الزمر: 36]

اور جہاں تک معاملہ شادی کا ہے تو کسی غیر مسلم سے شادی مت کرے، اس کیلئے موقع محل کی مناسبت سے کوئی بھی بہانہ بنا سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے راستہ بننے کی امید رکھے، عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر والوں کو بھی ہدایت دے دے، یا کوئی مسلمان اسے مل جائے اور وہ اس کے ساتھ شادی کر کے اپنے علاقے سے کہیں دور چلی جائے، یا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جو بھی راستہ بنائے اسے اپنالے۔

بہر حال کچھ بھی ہو جائے اس لڑکی کیلئے کفر پر باقی رہنا جائز نہیں ہے، اور کسی بھی عذر کی بنا پر اسلام قبول کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے، چنانچہ وہ لڑکی فوری طور پر اسلام قبول کرے اور جس قدر ممکن ہو سکے پوری کوشش کے ساتھ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دین کو دنیا پر ترجیح دے، اور یہ بات ذہن نشین کر لے کہ وہ کوئی پہلی خاتون نہیں ہے جسے دین کی وجہ سے اور اپنے پروردگار کی رضا حاصل کرنے کیلئے تکالیف برداشت کرنی پڑ رہی ہیں، اس کٹھن راستے کے راہی پہلے بھی بہت گزر چکے ہیں۔

آغاز اسلام سے ہی بہت سی نیک خواتین راہ حق کی راہی بنتی چلی آ رہی ہیں، بہت سی خواتین نے اپنا مال، جاہ و جلال، خاندان اور بسا اوقات اپنی جان تک اس راہ میں نثار اور قربان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اصحاب الاخوان کا واقعہ بیان فرمایا انہوں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور اپنی جانوں کو راہ الہی میں قربان کر دیا۔

اسی طرح فرعون کے جادوگروں کا قصہ بھی ذکر فرمایا، ان جادوگروں کی آنکھوں میں دنیا کی لذتیں اور منصب سب کچھ بیچ ہو چکے تھے، انہوں نے جنت اور مغفرت کو دنیا اور اس کے مال و متاع پر ترجیح دی، چنانچہ صبح تو کافروں کا جہنم تھا لیکن شام ڈھلنے سے پہلے متقی اور نیکو کار بن چکے تھے، انہوں نے فرعون کو لکارتے ہوئے کہا تھا:

(لَنْ نُؤْمِرَكَ عَلٰی مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرْنَا فَاسُخًا اَنْتَ قَاسٍ اِنَّمَا تُقْضِيْ فِيْهِ الْحَيٰةُ الدُّنْيَا [72] اِنَّا اَمَنَّا بِرَبِّنَا لِنَغْفِرَ لَنَاطَا وَمَا اَلَكُمْنَا عَلَيْهِ مِنَ السَّحْرِ وَاللَّهِ خَيْرٌ وَّ اَلْنَبِيِّ [73] اِنَّهُ مِنْ يَّاتِ رَبِّهِ مُجْرِمًا فَاِنْ لَّهٗ جَهَنَّمُ لَا يَبُوْثُ فِيْهَا وَلَا يَمُوتُ [74] وَمَنْ يَّاتِيْهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَاولٰئِكَ لَنُؤْتِيَنَّهُمُ الدَّرَجَاتُ الْاَعْلٰى [75] جَنَّاتٍ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكٰى)

ترجمہ: جادوگر کہنے لگے: ”جس ذات نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جو کچھ ہمارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں ان پر ہم تجھے کبھی ترجیح نہیں دے سکتے۔ لہذا جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر لے۔ تو تو بس اس دنیا کی زندگی کا ہی خاتمہ کر سکتا ہے [72] بلاشبہ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کر دے اور وہ جادو بھی معاف کر دے جس پر تو نے ہمیں مجبور کر دیا تھا۔ اور اللہ ہی بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے“ [73] بات یہ ہے کہ جو شخص مجرم بن کر اپنے پروردگار کے پاس آئے گا اس کے لئے جہنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔

[74] اور جو مومن بن کر آئے اور اس نے اعمال بھی نیک کئے ہوں تو ایسے ہی لوگوں کے لئے بلند درجات ہیں۔ [75] (اور) سدا بہار باغات جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس شخص کے لئے جزا ہے جو (گناہوں سے) پاک رہا۔ [طہ: 72-76]

یا اللہ! اس نوجوان لڑکی کو ہدایت نصیب فرما، اور اس کی پیشانی پکڑ کر اسے اپنی جانب متوجہ فرما، اس کی خصوصی حفاظت فرما، اس کا خصوصی خیال فرما، اسے اور اس کے بھائی کو ظالموں سے نجات نصیب فرما۔

واللہ اعلم۔